۱۴۴۰ھ عرس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر خصوصی اشاعت

سفیر اسلام علامہ شاہ

محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

اور

تحفظ عقیدہ ختم نبوت

مؤلف: پیر سید صابر حسین شاہ بخاری
(گولڈ میڈلسٹ)

بزم رضا
جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن
کامرہ کینٹ ضلع اٹک

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صد سالہ عرس
مبارک پر خصوصی اشاعت

سفیرِ اسلام علامہ

شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

اور

تحفظ عقیدہ ختم نبوت

پیر سید صابر حسین شاہ بخاری (گولڈ میڈلسٹ)
مدیر اعلیٰ (ماہنامہ الحقیقہ شکر گڑھ نارووال)

بزمِ رضا
جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن
کامرہ کینٹ ضلع اٹک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلہ اشاعت نمبر 4

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

سفیر اسلام علامہ شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت

مقالہ نگار: پیر سید صابر حسین شاہ بخاری (گولڈ میڈلسٹ)

تاریخ اشاعت: 2018ء

اہتمام اشاعت:	علامہ حافظ محمد حامد رضا رضوی، مولانا حافظ فرمان علی
ترتیب وتدوین:	ظفر محمود قریشی (واہ کینٹ)
صفحات:	32
تعداد:	1100
ہدیہ:	30
ناشر:	بزم رضا جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ

ملنے کے پتے

ادارہ فروغ افکار رضا ختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک 0301-5437701

جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ اٹک

جامعہ المرکز الاسلامی مین والٹن روڈ لاہور

گنج بخش کتب مارکیٹ نزد دربار داتا صاحب

جامعہ محمدیہ غوثیہ للبنات کالوخورد اٹک

فہرست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

انتساب

یہ مقالہ قائد ملت اسلامیہ قائد اہل سنت، فاتح مرزائیت، ردِ رواں جمعیت حضرت علامہ مولانا حافظ قاری الشاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے نام منسوب کیا جاتا ہے۔ جنھوں نے اپنے عظیم والد گرامی سفیر اسلام علامہ شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

وہ صدیقی چمن کا خوش نما گل، قائد ملت
وہ سنت کا نگہبان، حافظ آیات قرآنی

احقر العباد سید صابر حسین شاہ بخاری غفرلہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اھداء

جمیل العلماء، حضرت علامہ مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی ضیائی چشتی صابری صاحب دامت برکاتہم العالیہ (ناظم تعلیمات و استاذ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی) کے نام جن کی قلم و قرطاس سے محبت دیدنی ہے

بہارِ گلزارِ علم و حکمت جمیل احمد جمیلِ ملت
جمالِ کرادر و حسنِ سیرت جمیل احمد جمیل ملت

احقر العباد

سید صابر حسین شاہ بخاری غفر لہ

اظہارِ خیال

مولانا حافظ فرمان علی

ارباب فکرو دانش پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ تصنیف وتالیف پیغام اسلام کاایک اہم اور مؤثر ذریعہ ہے ہر دور میں علمائے حق نے وارثِ علوم نبوت کی حیثیت سے قلم وقرطاس کے ذریعے اُمت مسلمہ کو ضلالت کی وادیوں سے نکال کر صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کی۔ جو فتنہ بھی اسلام کے خلاف اُٹھا اس کی سرکوبی کے لیے سینہ تان کر میدانِ عمل میں رہے۔ شجر اسلام کی کبھی شہیدوں کے لہو سے اور اہلِ علم کے قلم کی سیاہی سے آبیاری ہوتی رہی یہ سلسلہ قیامت تک یوں ہی جاری وساری رہے گا (ان شاء اللہ تعالیٰ)

عصرِ حاضر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ نسل نو کو اسلاف کی تاریخ سے متعارف کرایا جائے جن کی ذواتِ قدسیہ نے اسلام کی سربلندی کے لیے زندگی بھر کوششیں کیں ان کارناموں کو منظرِ عام پر لایا جائے تاکہ اُمت مسلمہ کا بھولا ہوا نوجوان اپنے ان عظیم بزرگوں کی زندگیوں کو سامنے رکھ کر اپنے مستقبل کی مشکلات کا مقابلہ کر سکے۔

اسی ضرورت کے تحت "جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ اٹک" کے طلباء کی نمائندہ تنظیم "بزم رضا" نے اشاعتی کام کا بیڑی اُٹھایا اور درج ذیل مقالہ جات احسن انداز میں شائع کیے۔

۱) عقیدہ ختم نبوت اور علم رسالت ۔۔۔ مفتی تصدق حسین نقشبندی

۲) اولیاء ربانی اور فتنہ قادیانی ۔۔۔۔ سید صابر حسین شاہ بخاری

۳) پیغمبر آخر الزمان کی نگاہ میں فتنہ قادیان ۔۔۔۔ سید صابر حسین شاہ بخاری

اب ''بزم رضا'' قبلہ پیر سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب کا ہی مقالہ بعنوان ''سفیر اسلام شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت'' شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ جس میں شاہ صاحب نے مختصر مگر جامع انداز میں حضرت سفیرِ اسلام رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدہِ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے کی گئی کاوشوں کا جائزہ پیش کیا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پیر سید صابر حسین شاہ بخاری بزم رضا کے جملہ اراکین، جامعہ فیض القرآن کے اساتذہ کرام اور بالخصوص استاذ العلماء حضرت علامہ حامد رضا صاحب زید علمہ بانی و سرپرست اعلیٰ جامعہ ھذا کو ہمیشہ شاد و آباد رکھے تاکہ دین متین کی خدمت کا یہ سلسلہ تادیر جاری رہے۔ آمین۔

حافظ فرمان علی

مدرس جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن

11 دسمبر 2018ء

خراجِ تحسین

مولانا وحید امتیاز

اللہ تعالیٰ کی مدد اور رسول کریم ﷺ کی نظرِ شفقت سے عرصہ دراز سے آنحضرت ﷺ کی ختمِ نبوت کے متعلق تصانیف کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر دور میں مصنفین نے اپنی بساط کے مطابق ختمِ نبوت کے حوالے سے کام کیا اور نسلِ انسانیت کی اصلاح کے لیے ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ کی شمع کو روشن رکھا۔
جب بھی دشمنانِ خدا عزوجل و رسول ﷺ نے سر اُٹھایا تو اُمت نے ان کو کچلنے کی ہر ممکن کوشش کی کیونکہ آنحضرت ﷺ کی عظمت اور شان کا دفاع ہی عین ایمان ہے۔
آج بعض حلقوں میں رسول کریم ﷺ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب فاتح، مقنن، مصلح یا ایک پیغام لانے والے کی حد تک سمجھا جاتا ہے حالانکہ قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ ﷺ ساری مخلوق سے اشرف و ممتاز ہیں۔
ہمارے اسلاف نے عقیدہ ختم نبوت پر بہت کام کیا ہے جسے منظرِ عام پر لانے کی ضرورت ہے اسی ضرورت کے تحت عصرِ حاضر میں محسنِ اہلِ سنت پیر سید صابر حسین شاہ بخاری زید مجدہ الکریم انتہائی محنت، لگن، محبت اور خلوص سے کام کر رہے ہیں۔
زیرِ نظر مقالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں شاہ صاحب نے حضرت علامہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے کیے گئے کام پر خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔
جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ اٹک کے طلباء کی تنظیم "بزمِ رضا" اس مقالے کی

اشاعت کااہتمام کررہی ہے۔اس سے قبل بھی اسی پلیٹ فارم سے مختلف مقالہ جات شائع ہو کر علماء وعوام سے دادِ تحسین وصول کر چکے ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کے اس مقالہ کو نافع خلائق بنائے اور انھیں مزید تحریری کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز جامعہ کے جملہ اساتذہ، بزمِ رضا کے اراکین کو اس خدمتِ دین پر اجر عظیم عطا فرمائے۔آمین۔

محمد وحید امتیاز

ناظم تعلیمات جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن

کامرہ کینٹ اٹک

قطعہ سالِ اشاعت

"زہے تحریرِ ثمین"

۱۴۴۰ھ

شاہِ عبد العلیم عارفِ خوش خصال — داعیٔ راہِ حق تھے وہ اک بے مثال
دائرہ اُن کی خدمات کا ہے وسیع — مہرباں اُن پہ تھا خالقِ ذوالجلال
اُن کی خدمات پر یہ مقالہ قوی — پیر صابر کے سریۂ قلم کا کمال
اس میں شامل حقائق ہیں سب مستند — روشنی اس سے پائیں گے فکر و خیال

اس کا سالِ اشاعت اے فیض الامین
کہہ دو تم "ارمغانِ عدیم المثال"
2018ء

ازقلم: صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی
موٹیاں شریف گجرات

تقدیم

پیر سید صابر حسین شاہ بخاری (گولڈ میڈلسٹ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الکریم

ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ قرآن کریم آخری رحمانی کتاب ہے جو آپ پر نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بعد نبوت کا باب ہمیشہ کے لیے بند فرما دیا ہے۔ اسود عنسی نے صنعا یمن میں جب نبوت کا دعویٰ کیا تو حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر کے اس فتنے کا خاتمہ فرمایا۔

تاجدارِ ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے وصال باکمال سے ایک رات قبل ہی اپنی اُمت کو یوں آگاہ فرما دیا تھا!

''آج رات اسود عنسی مارا گیا ہے اور ایک مرد مبارک نے اسے مارا ہے اس کا نام ''فیروز'' ہے''

خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب یمامہ سے مسیلمۂ کذاب نے ''نبوت'' کا دعویٰ کیا تو آپ نے اس خبیث کے خلاف جہاد کا علم بلند فرمایا، اس کے خلاف یمامہ میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ تقریباً بارہ سو صحابہ کرام نے جامِ شہادت نوش فرمایا لیکن مسیلمۂ کذاب کو کیفر دار تک پہنچایا۔ حالانکہ مسیلمۂ کذاب نبوت محمدی کا اقرار کرتا تھا، اذان میں '' اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ '' پڑھتا تھا لیکن قرآن کریم کی من مانی تفسیر اور الہام کا دعویٰ کرتا تھا اور ''نبوت محمدی'' میں شریک بننے کا دعویٰ بھی کرتا تھا۔۔۔ کسی ایک صحابی نے یہ نہیں فرمایا کہ اسے بھی ''آزادیٔ اظہار'' کا حق حاصل ہے اسے

بھونکنے دو۔اسے چھوڑ دو۔ایسا نہیں کیا گیا کیونکہ پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خاتمیت سے ذرا سا انحراف دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔یہ صحابہ کرام کے ایمان کا معاملہ تھا اسی لیے انھوں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کی اور تحفظ ختم نبوت پر اپنی جان حاضر کر دی۔۔۔منکرین ختم نبوت ہر دور میں نئے نئے روپ اور دعووں کے ساتھ آتے رہے لیکن محافظین ختم نبوت نے ان کے تعاقب میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔

برصغیر میں ۱۸۹۰ء میں مرزا غلام احمد قادیان (گورداس پور) سے جب مسیلمہ کذاب بن کر سامنے آیا تو سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں نے ہر محاذ پر اس ملعون کا تعاقب کیا اور اُمت کو اس کے دام فریب میں آنے سے روکا۔۔۔ان اکابر علماء و صوفیاء میں خلفاء راشدین کی اولاد امجاد پیش پیش رہی۔۔۔سردست پیش نظر مقالہ میں صدیقی خانوادے کے ایک فردِ فرید مبلغ اسلام علامہ شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۴ء) کی ان خدمات کی ایک جھلک پیش کی جا رہی ہے جو آپ نے قادیانیت کے تعاقب میں سر انجام دی ہیں۔آپ اپنے اجداد کے صحیح ترجمان ثابت ہوئے۔

آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔آپ نے ایک عالم دین، سیاستدان، مصنف، شاعر اور مبلغ کی حیثیت سے فتنۂ قادیانیت کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔شدھی تحریک، تحریک پاکستان اور تحریک تحفظ ختم نبوت میں آپ نے گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔آپ نے چالیس سال تک دنیا بھر میں اسلام کا پرچم بلند کیے رکھا۔عیسائیت، یہودیت اور مرزائیت کے خلاف آپ نے بھرپور کام کیا۔افریقی ممالک کی مختلف ریاستوں میں آپ نے ایک انقلاب بپا فرما دیا تھا۔آپ کی صورت نورانی، نگاہ میں

تاثیر اور زبان میں ایسی مٹھاس تھی کہ جس نے بھی دیکھا وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ دلوں کی دنیا تبدیل ہوتی گئی، لوگ آپ کے گرویدہ ہوتے گئے۔ اسلام کے دائرہ میں داخل ہوتے گئے، صدہا قادیانی تائب ہو کر اسلام میں داخل ہوئے۔ ان خدمات کا صلہ آپ کو یوں ملا کہ آج جنت البقیع میں محو استراحت ہیں۔ الحمدللہ

ع خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

پیشِ نظر مقالے کی حروف چینی اور ترتیب و تہذیب بھی عزیزی ظفر محمود قریشی کے حصے میں آئی۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے آمین۔

صاجزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی نے "زہے تحریر ثمین" (۱۴۴۰ھ) اور "ارمغانِ عدیم المثال" (۲۰۱۸ء) سے اس مقالے کے تاریخی مادے نکالے اور قطعہ اشاعت رقم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے آمین۔

مولانا حافظ محمد فرمان علی مدرس جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ نے اس پر اپنا "اظہارِ خیال" فرمایا اور مولانا محمد وحید امتیاز نے اس پر تاثرات "خراجِ تحسین" کے عنوان سے پیش فرمائے۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے آمین۔

علامہ حافظ حامد رضا زید مجدہ نے اس مقالے کو پسند فرمایا اور اسے بھی "بزمِ رضا" جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ کے زیر اہتمام نہایت خوب صورت انداز میں شائع فرما کر تقسیم فرما رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی تحفظ ختم نبوت میں گزری۔ آج آپ کے صد سالہ عرس مبارک کے موقع پر آپ کے انتہائی لاڈلے خلیفہ جنھیں آپ محبت سے "علیم الرضا" کے لقب سے یاد فرماتے تھے کی ان خدمات کو کتابی صورت میں سامنے لایا جا رہا ہے جو آپ نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں سر

انجام دیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل بزم رضا کے اراکین تمام معاونین وقارئین کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور انھیں دنیا وآخرت میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے ۔آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ اجمعین۔

گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر العباد

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

ادارہ فروغِ افکارِ رضا وختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان

۵ ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ/ ۱۳ دسمبر ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بوقت بعد از مغرب



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

طلوع آفتاب:

عالمی مبلغ اسلام، سفیر اسلام، حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۴ء) میرٹھ (یو پی) کے معروف صدیقی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی علامہ عبد الحکیم صدیقی جوش میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۸۹۸ء) ہیں جو اپنے علم و فضل اور تقویٰ و پرہیزگاری کے باعث معروف تھے۔

تعلیم و تربیت:

آپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی۔ پانچ سال کی عمر میں ناظرہ قرآن کریم پڑھنے کے بعد اردو، فارسی، عربی، اور دینیات کی تعلیم حاصل کی۔ چودہ سال کی عمر تک والد بزرگوار کا سایہ عاطفت رہا۔ سولہ سال کی عمر میں دینی علوم سے فراغت حاصل کرلی۔ جدید تعلیم کے لیے میرٹھ کالج میں پڑھتے رہے۔ اسی دوران مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق پیدا کرلیا۔

اجازت وخلافت:

آپ کو اپنے بھائی مولانا شاہ احمد مختار صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۳۸ء) سے خلافت و اجازت حاصل تھی، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا اور "علیم الرضا" کے لقب سے مشرف فرمایا نیز "ذکر احباب" میں آپ کے بارے میں فرمایا ؂

عبدِ علیم کے علم کو سن کر
جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں

قلمی جہاد:

سفیر اسلام علامہ شاہ محمد عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ آسمان علم و ادب پر آفتاب بن کر چمکے، آپ نے ایک پر جوش مقرر، خوش بیان واعظ، بلند پایہ ادیب کے طور پر علمی دنیا میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ آپ کی اردو تصانیف میں ذکر حبیب، بہار شباب، کتاب تصوف، اسلامی اصول، اسلام میں عورت کے حقوق، انسانی مسائل کا حل، احکام رمضان، اشتراکیت کیا ہے؟" مرزائی حقیقت کا اظہار" کو شہرت عام حاصل ہے۔

قائدانہ کردار:

آپ نے مختلف تحریکوں میں قائدانہ کردار ادا فرمایا تحریک خلافت، تحریک ترک موالات، تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت میں آپ کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۵۴ء تک یورپ، افریقہ اور امریکہ کے متعدد ممالک اور ریاستوں میں جا کر اسلام کی روشنی پھیلاتے رہے۔ آپ جہاں گئے وہاں مساجد، مکاتب، کتب خانے، یتیم خانے، تبلیغی مراکز اور رسائل جاری فرماتے گئے۔ آپ نے اپنی زندگی میں مختلف ملکوں کے تقریباً ۵۴ ہزار افراد کو مشرف بہ اسلام کیا تھا۔

زیارتِ حرمین شریفین اور خاتمہ بالخیر:

آپ کو ۳۵ مرتبہ زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدینہ شریف کی حاضری کے بغیر آپ کو آرام نہیں آتا تھا۔ ہر سفر میں گھوم پھر کر دیار حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچ جاتے تھے۔ ایک محفل میں آپ نے ایک نعت شریف پڑھی جس کا ایک مصرعہ یہ تھا:

مدینہ کی زمیں میں دفن ہوں یہ ہڈیاں میری

اس مصرعہ کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شرف قبولیت حاصل ہوا اور آپ ہمیشہ کے لیے

مدینہ شریف ہی کے ہو کر رہ گئے۔ آخری لمحات کے قریب تحدیث نعمت کے طور پر آپ کے قلم فیض اثر سے یہ کلمات نکلے:

الحمدللہ! میں مسلک اہل سنت پر زندہ رہا اور مسلک اہل سنت وہی ہے جو اعلیٰ حضرت کی کتابوں میں مرقوم ہے اور الحمدللہ! اسی پر میری عمر گزری اور الحمدللہ! آخر وقت اسی مسلک پر حضور پرنور ﷺ کے قدم مبارک میں خاتمہ بالخیر ہو رہا ہے"۔

آپ علیل ہوئے تو فرمایا: "میری چارپائی باب الاسلام مسجد نبوی پر لے جاؤ" جب چارپائی باب الاسلام پر لائی گئی تو آپ نظر اٹھا اٹھا کر روضہ رسول مقبول ﷺ کی طرف دیکھتے تھے۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اسی کیفیت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی خوش بختی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آپ جنت البقیع میں حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قدموں کے قریب ابدی نیند سو رہے ہیں۔

ماریشس میں سفیر اسلام کا اعلانِ حق:

حضرت سفیر اسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "مرزائی حقیقت کا اظہار" کے آغاز میں فرماتے ہیں!

میں نے ماریشس میں آتے ہی یہ اعلان کر دیا تھا کہ جو شخص جس دینی مسئلہ کو سمجھنا چاہے میرے پاس جامع مسجد پورٹ لوئس میں دس بجے سے چار بجے سہ پہر تک کسی وقت آئے اور سمجھ جائے، چنانچہ بمنہ تعالیٰ اس عرصہ میں روزانہ آنے والوں اور مسائل سمجھنے والوں کا اس قدر ہجوم رہا کہ مجھ کو خواب و خور کی بھی فرصت بدقت ملتی تھی۔ اسی سلسلے میں بہت سے مرزائی بھی آئے اور الحمدللہ کہ جو آئے میرے پاس سے نہ صرف لاجواب ہو کر بلکہ اطمینان پا کر ہی گئے ان میں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی وہ الحمدللہ تائب ہو کر جماعت مسلمین میں شامل ہو گئے۔ (۱)

فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں:

مبلغ اسلام علامہ شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کے خلاف اٹھنے والے جن فتنوں کا تعاقب کیا ان میں فتنہ قادیانیت نمایاں طور پر شامل ہے۔ آپ نے اس فتنہ کے خلاف نہایت سرگرمی دکھائی، یہاں تک کہ قادیانیت نے منہ کی کھائی۔ اس پر آپ کے تبلیغی اسفار شاہد و ناطق ہیں۔ ملایا اور ماریشس میں قادیانیت کے خلاف آپ کی کاوشوں سے مرزا ارشاد احمد علیمی نے یوں پردہ اٹھایا ہے:

"۱۹۲۷ء میں حضرت مولانا عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے ملایا میں اسلام پر قادیانی حملے کے اثر کو ضائع کیا اور عربی، اردو اور انگریزی تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا جس نے مسلمانوں کی مذہبی زندگی کو حیات نو بخشی۔ بہت سے یورپی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ بنکاک میں بڑے وسیع پیمانے پر تقاریر کا سلسلہ شروع فرمایا۔ فرانسیسی گورنر مردات نے اینون میں آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔ پورٹ لوئیس ماریشس کے مسلمان میئر سیٹھ عبد الرزاق صاحب کی خصوصی دعوت پر آپ دسمبر ۱۹۲۸ء میں ماریشس کے تبلیغی دورے پر تشریف لائے۔ جناب عبد الرزاق صاحب کولمبو میں آپ کے تبلیغی کاموں سے اتنے متاثر ہوئے کہ حضرت مبلغ اسلام کی خدمت میں یہ درخواست کی کہ ماریشس کے مسلمانوں کو بھی فیض یاب ہونے کا موقع عطا فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے ان کی درخواست قبول کر لی، جب آپ ماریشس پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ وہاں کے مسلمان مرزائیوں کے پنجے میں بری طرح جکڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے جلسوں میں برسر عام مرزا غلام قادیانی کے جھوٹے دعویٰ مجددیت، مسیح موعود، اور نبوت کا رد کیا۔ مرزائیوں کے عقائد کا رد کیا۔

مرزائیت کے خلاف آپ کے اس لسانی جہاد کا جہاں یہ اثر ہوا کہ بے شمار قادیانیوں نے قادیانیت ترک کر دی اور اسلام قبول کیا۔ ماریشس میں پہلی بار مرزائیت کو حق کے مقابلے میں شکست و ناکامی سے دو چار ہونا پڑا اور اس کے بعد اس ملک میں اس جماعت کی ترقی کے امکانات ختم ہو گئے۔ آپ نے پیر محمودی کے بنگلہ میں ''توحید خداوندی'' کے موضوع پر جو تقریر کی وہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں نے بھی سنی۔ ان غیر مسلم صاحبان میں مسٹر الفرڈ گیلی اور روز ہل جیسے امراء بھی شامل تھے۔ حضرت مبلغ اسلام علامہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے ماریشس میں ''حزب اللہ'' کی بنیاد ڈالی، آپ کی تبلیغ سے بہت سے عیسائی اور ہندو لوگ مسلمان ہوئے۔ سیلون میں آپ نے ''سیلون مسلم مشنری سوسائٹی'' کی بنیاد ڈالی''۔ (۲)

مرزا ارشاد احمد علیمی ماریشس میں آپ کی کاوشوں کے بارے میں مزید لکھتے ہیں: -

''مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے ماریشس میں جہاں مرزائیوں نے اپنا تبلیغی مرکز قائم کر لیا تھا ان کا تعاقب کیا۔ پہلے دورے میں آپ نے مرزائیت اور مرزائیوں کو پوری طرح بے نقاب کیا، ان کے خطرناک اور باطل عزائم سے مسلمانوں کو آگاہ فرمایا جس کے نتیجے میں مرزائی اپنی تبلیغی کوششوں میں ناکام ہو گئے۔ تاہم ایک مختصر سا گروہ قادیانیوں کا ماریشس میں پروفیسر زین العابدین کے تحت محدود پیمانے پر کام کر رہا تھا۔ حضرت مولانا عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے اس دورے میں پروفیسر صاحب نے آپ سے کئی مباحثے کیے جس کے نتیجے میں پروفیسر زین العابدین نے اپنے ہمرائیوں کے ساتھ مرزائیت سے توبہ کی اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور حضرت مبلغ اسلام مولانا صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید بن

گئے۔ اس طرح ماریشس میں مرزائیوں کا زور بالکل ختم ہوگیا۔" (۳)

تہنیت نامہ:

تبلیغی دورہ کے بعد جب مبلغ اسلام علامہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ واپس ہندوستان تشریف لائے تو مسلمانانِ ممبئی نے آپ کی تبلیغی خدمات کے اعتراف میں ایک "تہنیت نامہ" پیش کیا جس کی تفصیل ہفت روزہ الفقیہ امرتسر شمارہ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۹ء کے صفحہ ۴ پر شائع ہو کر سامنے آئی۔ موضوع کی مناسبت سے تہنیت نامہ کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں:

☆ ۔مختلف اخبارات میں یہ دیکھ کر فرحت ہوئی کہ آپ نے سیلون، جاوا، ملایا، ماریشس اور ایسٹ افریقہ کے دوسرے جزائر میں تبلیغ اسلام کی وہ خدمات انجام دیں جنھوں نے پرانے پرانے تثلیث پرستوں کو حلقہ بگوش توحید بنادیا۔

☆ ۔ماریشس اور جاوا میں قادیانیت کی بیخ کنی کر کے درجنوں گرویدگان ضلالت قادیان سے توبہ و بیعت لینا اور حقانیت اسلام کی تعلیم دینا بھی آپ کا ہی نمایاں کارنامہ ہے۔

☆ ۔آپ نے یہ سب خدمات محض اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر متوکلانہ شان سے انجام دیں۔ اب تک نہ کوئی انجمن آپ کی پشت پر ہے جو اس راہ کے حصار کا بار گراں برداشت کرتی نہ کوئی شخصیت آپ کی ممد و معاون ہے۔ ذاتی صرف زرِ کثیر کے ساتھ ان پاکیزہ خدمات کا انجام دینا فی الحقیقت آپ ہی کے بلند حوصلہ کی ایک بیش بہا مثال ہے۔ جب ہم نے "سیاست"، "زمیندار" اور دوسرے اردو گجراتی رسائل و اخبار میں پڑا کہ اس عظیم الشان کانفرنس میں نہ آپ کو نام و نمود سے غرض تھی نہ چندہ کی طلب نہ نذرانہ کی خواہش تو حقیقت یہ ہے کہ ہماری حیرت بیش از بیش ہوگئی اور سچے دل سے آپ کے حق میں دعائیں نکلیں کہ مولا تعالیٰ آپ کو مزید توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح آپ کی مدد کرے۔ (۴)

سنگاپور کا دورہ:

ہفت روزہ الفقیہ امرتسر کے شمارہ ۲۸ مئی ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۰ پر مبلغ اسلام علامہ صدیقی
کے سنگاپور کے دورہ کی ایک مفصل رپورٹ شائع ہوئی جس سے یہ حقیقت سامنے آئی
آپ کی تبلیغی کاوشوں اور کامیابیوں سے مثبت نتائج سامنے آئے۔ کئی لوگ حلقہ بگوش اسلام
گئے۔ رپورٹ کی آخری سطور ملاحظہ ہوں:

"اسی شب کو ۹ بجے ایک فاضل انگریز ولیم ہیرلڈ سڈنس جو کئی بار مولانا سے مل کر دینی مکالمہ کر چکے تھے اور مولانا کی کئی انگریزی تقریروں میں شریک ہو چکے تھے۔ مولانا موصوف کی قیام گاہ ڈاکٹر حفیظ الدین منشی کے بنگلہ پر تشریف لائے۔ اس وقت معززین شہر میں سے تقریباً پچاس معزز مسلمان مولانا کے پاس موجود تھے۔ ان انگریز صاحب کے آتے ہی مولانا نے روئے سخن ان کی جانب کیا اور چند ہی منٹ کی گفتگو نے ان کے قلب پر ایسا اثر پڑا کہ اسی وقت کلمہ پڑھا مسیحیت سے توبہ کی اور دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اسلامی نام ولی الحق سڈنس رکھا گیا۔ اسی وقت ایک قادیانی مرزائی بھی تائب ہو کر اسلامی برادری میں شامل ہوا اگرچہ مولانا کو اپنی والدہ کی وفات کی اطلاع میرٹھ سے حال ہی میں موصول ہوئی مگر وہ خدمت دین کے لیے کمربستہ ہیں اور ایک پادری سے مناظرہ کرنے کے لیے عنقریب عازم ہانگ کانگ ہوں گے۔ مالک عالم مولانا موصوف کا ممد و معاون رہے۔ آمین"۔ نامہ نگار سنگاپور ۴ مئی۔ (۵)

محترمہ ڈاکٹر فریدہ احمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہا (سابق وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی برائے خواتین) اپنے عظیم والد گرامی کی تبلیغی کاوشوں سے یوں پردہ اُٹھاتی ہیں!

والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم مشفق و مہربان باپ تھے۔ انھوں نے اپنی پوری زندگی اسلام کی عظمت کے وہ پرچم بلند کیے جو آج بھی دنیا کے گوشوں گوشوں میں بڑی آب و تاب کے ساتھ لہرا رہے ہیں۔ پوری دنیا کو اسلام کی خوشبو سے معطر کیا۔ عیسائیت، مرزائیت اور لادینیت کے خلاف سخت چٹان بن کر کھڑے ہو گئے اور فتنۂ قادیانیت کے خلاف تن تنہا جد و جہد کر کے مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ کیا اور ختم نبوت کا دفاع کیا، دین اسلام کی تبلیغ کے لیے وہ اندرون ملک و بیرون ملک دو دو، تین تین سال ہم سے جدا رہتے اور ان کی جدائی کا قلق میرے قلب کو ہمیشہ مغموم رکھتا تھا لیکن چونکہ وہ اللہ کی راہ میں ہم سے دور رہتے تھے اس لیے مغمومیت کے ساتھ ساتھ قلبی سکون بھی رہتا تھا۔ (۶)

جنوبی ایشائی ممالک کے دورے:

مولانا یٰسین اختر مصباحی آپ کی تبلیغی خدمات کے بارے میں لکھتے ہیں:

''آپ نے جنوبی مشرقی ایشیائی ممالک کا دورہ ایسے وقت میں کیا جب کہ مسلمانوں کے حالات دگرگوں تھے۔ ان پر دوسرے مذاہب کے اثرات زیادہ تھے۔ آپ نے طویل عرصہ تک سیلون، برما، سیام، انڈونیشیا، فرانسیسی ہند چینی، ملایا، چین، جاپان اور سنگاپور میں قیام فرمایا اور دنیا کے دیگر مذاہب کو دعوت اسلام دی۔ قادیانیوں کی مشنریوں کے اثرات یک دم ختم کرنے کی سعی جاری رہی۔ عیسائی جماعتوں نے جن ہزارہا مسلمانوں کو عیسائی بنالیا تھا انھیں پھر دعوت اسلام دی۔ بیشتر نے قبول اسلام کیا۔ اس دوران قیام میں آپ نے اٹھارہ ہزار مسلمانوں کو جنھیں عیسائی بنا دیا گیا تھا از سر نو دین اسلام سے محبت پیدا کرائی۔ (۷)

آئینۂ قادیانیت:

مبلغ اسلام علامہ شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے فتنہ قادیان کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ خیالات اور اس کے مذموم مقاصد سے ساری دنیا کو آگاہ فرمایا۔ آپ نے ایک مدلل مقالہ "آئینہ قادیانیت" لکھ کر دنیائے مرزائیت کو اپنا آئینہ دکھایا، اس میں صاف نظر آیا کہ انگریزوں نے یہ خود کاشتہ پودا خود اگایا، پھر یہ بدبخت جعلی نبی کے روپ میں سامنے آیا۔ فتنہ قادیانیت سے آگاہی کے لیے "آئینہ قادیانیت" ضرور دیکھیں، اسے پروفیسر محمد احمد صدیقی نے ترتیب دے کر شائع کر دیا ہے۔ (۸)

ع آئینہ دکھایا تو برا مان گئے

مرزائی حقیقت کا اظہار:

قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء) اپنے عظیم والد گرامی کی عظیم خدمات کے بارے میں فرماتے ہیں:

"میرے والد گرامی حضرت شاہ عبدالعلیم صدیقی نے بیرونی ممالک میں قادیانیوں کو للکارا اور وہاں کے لوگوں کو عصر حاضر کے اس فتنہ عظیم سے باخبر کیا۔ انھوں نے افریقہ، یورپ، سیلون، انڈونیشیا، ملائیشیا، برما، اور بلاد عربیہ میں خاص طور پر قادیانیت کے خلاف کام کیا۔ ردّ مرزائیت میں ان کی انگریزی تصنیف "THE MIRROR" بیرونی ممالک میں بہت مشہور ہے۔ اس کتاب کا عربی زبان میں "المراۃ" کے نام سے ترجمہ ہو چکا ہے جو عرب ممالک میں بہت مقبول ہے۔ اسی طرح اردو میں آپ کی کتاب "مرزائی حقیقت کا اظہار" موجود ہے اس کتاب کا جب ملائیشیا کی زبان میں ترجمہ چھپا تو وہاں مرزائیوں کے خلاف زبردست تحریک

اٹھی جس کے بعد ملائیشیا میں ان کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا"۔(۹)

پروفیسر محمد احمد صدیقی صاحب (فرزند نسبتی حضرت سفیر اسلام) "المراۃ القادیانیہ" کی اشاعت سے جو اثرات مرتب ہوئے ان کے بارے میں فرماتے ہیں!

"مرزائی حقیقت کا اظہار" آپ کی بہترین تصنیف ہے۔ عربی زبان میں مصر میں چھپی ہوئی "المراۃ القادیانیہ" ہے۔ جس کی اشاعت کے بعد ملائشیا میں زبردست تحریک اٹھی اور یہاں مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہو گیا۔ ماریشیس، نیروبی، ساؤتھ افریقہ، امریکہ، برطانیہ اور دیگر ممالک میں قادیانیت کی آگاہی کے بعد ہزاروں لوگوں نے توبہ کی اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔(۱۰)

حاجی محمد حنیف طیب صاحب (سابق وفاقی وزیر پٹرولیم و افرادی قوت حکومت پاکستان) اپنے ایک مقالے میں حضرت مبلغ اسلام کی ان کاوشوں کا ذکر فرماتے ہیں جن سے لوگ قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہوئے ان کے مقالے کا ایک اقتباس موضوع کی مناسبت سے پیش کیا جاتا ہے!

مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اہم کارنامے سر انجام دیئے ہیں ان میں فتنہ قادیانیت کا استیصال بھی شامل ہے۔ آپ کی نگاہ بصیرت نے دیکھ لیا تھا کہ انگریز نے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے ان میں جذبہ جہاد و جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کرنے اور مسلمانوں کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کو متزلزل کرنے کے لیے جھوٹے مدعی نبوت کو کھڑا کیا ہے لہٰذا آپ نے ہر جگہ مسلمانوں کو اس فتنے سے باخبر کیا آپ نے اس سلسلہ میں عربی، اردو، انگریزی اور انڈونیشی زبانوں میں کتابیں لکھیں، دنیا کے مختلف ممالک میں قادیانی مبلغوں سے مناظرے کیے اور جلسوں میں عامۃ المسلمین کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جس کے نتیجے میں کثیر تعداد میں قادیانیوں نے

قادیانیت سے توبہ کی۔(۱۱)

اعترافِ حقیقت:

کتاب "مرزائی حقیقت کا اظہار" کیسے سامنے آئی؟ یہ دلچسپ کہانی ایک دیوبندی فاضل مولانا اللہ وسایا کے قلم سے ملاحظہ فرمائیے:

"حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی قادری حنفی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ ماریشس میں عرصہ تک قیام پذیر رہ کر خدمت اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔آپ کی تبلیغ حق سے سینکڑوں بندگان خدا غیر مسلم افراد نے اسلام قبول کیا۔ان میں قادیانی بھی تھے جو مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی کی تبلیغ اسلام سے مسلمان ہوئے۔ان دنوں ماریشس میں قادیانیوں کا مربی ایک حافظ قادیانی تھا۔مولانا شاہ عبدالعلیم صاحب کی للکار حق کے باوجود کبھی روبرو آنے کی جرأت نہ کر پایا۔مولانا شاہ عبدالعلیم صاحب نے ایک جلسہ میں، اعلان فرمایا کہ میں اب ماریشس چھوڑ کر دوسرے ملک جارہا ہوں۔ ابلیس اعظم نے اس قادیانی مربی کے کان میں پھونک ماردی کہ اب موقع ہے ڈینگ پے ڈینگ مار کر حماران قادیان کے سامنے نمبر بنالو۔اس نے ایسے وقت میں دو پمفلٹ لکھ کر شائع کیے۔جن دنوں مولانا شاہ عبدالعلیم سفر کے لیے پابارکاب تھے۔ان دو پمفلٹوں کی تقسیم ہوگئی۔آپ نے پمفلٹ لیا۔بحری جہاز کا سفر تھا۔جتنے دن جہاز میں رہے ان تمام پمفلٹس کا جواب لکھ دیا۔قادیانی پمفلٹوں کا نام اظہار حقیقت نمبر ۱، ۲، ۳ تھا۔مولانا نے سب کا جواب "مرزائی حقیقت کا اظہار" کے نام سے یہ جامع کتابچہ مرتب فرمادیا۔یکم مئی ۱۹۲۹ء کو یہ مکمل ہوا۔مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی کا ۲۴ اگست ۱۹۵۴ء کو وصال ہوا۔مدینہ طیبہ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔زہے

نصیب"۔(۱۲)

ضروری گزارش:

"مرزائی حقیقت کا اظہار" کے ناشر کی جانب سے "ضروری گزارش" اس وقت کے حالات کے تناظر میں پڑھیے:

"حضرت مولانا شاہ محمد عبد العلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی کی مستعدی قابل صد ہزار تبریک و تہنیت کہ باوصف مشاغل کثیرہ و تعب سفر، نیز ایسی حالت میں کہ نہ حوالہ دیکھنے کے لیے کتابیں موجود، نہ غور و تامل کے لیے دماغ کو یکسوئی حاصل، مرزائی حافظ جی کی دو ورقیوں کے جواب قلم برداشتہ ایسے مدلل و جامع و مانع تحریر فرمائے کہ ماریشس کے مرزائی حافظ جی تو کیا اگر خود مرزا جی بھی قبر سے اٹھ کر دیکھیں تو انگشت بدنداں ہی رہ جائیں۔ مرزائی حافظ جی نے اپنی دو ورقیاں جان بوجھ کر ایسے وقت باہر نکالیں جب کہ مولانا ماریشس سے روانگی کے لیے پابہ رکاب تھے تاکہ جواب نہ دیا جاسکے اور ان کو باتیں بنانے کا موقع ملے۔ مگر زہے ہمت کہ اسی مختصر وقت میں ان کا جواب ڈپلی کیٹر کے ذریعہ نقلیں لے کر ماریشس میں تقسیم کیا گیا۔ چونکہ ماریشس میں کوئی ایسا مطبع نہیں جہاں مکمل اجوبہ کی بصورت کتاب طباعت ہو سکتی۔ اتنے دور دراز جزیرہ میں بیٹھ کر ہندوستان میں طباعت کا انتظام کوئی آسان کام نہ تھا، پھر مطابع کی حالت بھی ظاہر کہ اہل علم بے علم افراد کے دست نگر باوصف نگرانی اغلاط کتابت سے نجات دشوار۔ نظر برآں تاخیر اشاعت و بعض اغلاط کتابت پر عفو و تقصیر عرض اور التماس کہ صحت نامہ کے ذریعہ کتابت کی غلطیاں درست فرمالیں۔ المنۃ للہ کہ جس کام کو شروع کیا گیا پایہ تکمیل کو پہنچا۔ رب العالمین شرف

قبول فرمائے اور اپنے جس خاص بندہ کو مصارف طباعت و اشاعت برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائی انھیں دارین کی نعمتوں سے مالا مال بنائے۔ آمین ثم آمین۔ ناشر۔" (۱۳)

تقریظ جمیل:

صدر الافاضل بدر الاماثل علامہ مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء) نے "مرزائی حقیقت کا اظہار" پر جو تقریظ جلیل رقم فرمائی وہ ملاحظہ فرمایئے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

عزیزی و محبی حامی دین ناصر شرع متین مولانا الحاج شاہ محمد عبد العلیم صاحب صدیقی سلمہ العلی الولی وحفظہ من شر کل غوی وایدہ بالاید القوی نے مرزائی کا قلم برداشتہ جواب سفر کی رواروی اور جہاز پر ملاقاتوں کے ہجوم میں ایسا لکھا کہ باید وشاید۔ حقیقت واضح ہوگئی اور مرزائیت کے بطلان کا پردہ فاش ہوگیا۔ مرزائی مبلغ کارد بحمد اللہ ابلغ وجہ پر ہوا اور مرزائی دین کی بنیادیں متزلزل ہوگئیں، سلاست بیان، روانی مضمون، قوت دلیل، حسن ادا ایک ایک بات قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ جناب مولانا کی اس تحریر کو گم گشتگان راہ کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔ درحقیقت مولانا موصوف اسلام کی بہت بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور انھوں نے دور دراز ممالک اور جزائر میں پہنچ کر برو بحر کے سفروں کی صعوبتیں برداشت کر کے اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے اپنی خدمتیں وقف کر دی ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

کتبہ العبد المعتصم بحبلہ المتین

محمد نعیم الدین المراد آبادی غفرلہ الہادی" (۱۴)

تحریک ختم نبوت:

پروفیسر محمد احمد صدیقی نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں آپ اور آپ کے فرزند جلیل علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کا خلاصہ یوں پیش فرمایا ہے!

''مولانا عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفظ ختم نبوت اور تحفظ مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں دنیا میں تبلیغ کر کے قادیانیوں کے اصل چہرے کو بے نقاب کیا۔ قادیانیوں کے لٹریچر سے غلام احمد کی خباثت ثابت کر کے انگریزوں کی سازشوں کا پردہ چاک کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے مسلمان جو گمراہ ہوئے تھے تائب ہو کر داخل اسلام ہوئے۔ قادیانیوں کے خلاف عالمی سطح پر جو تحریک مولانا عبد العلیم صدیقی نے پوری دنیا میں چلائی تھی، ان کے فرزند ارجمند مولانا شاہ احمد نورانی نے ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوا کر مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کا حق ادا کر دیا''۔ (۱۵)

بارگاہِ غوثیہ میں استغاثہ:

سرکار بغداد حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں مبلغ اسلام علامہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے دو اشعار بطور استغاثہ پیش کر کے مقالہ کا اختتام کیا جاتا ہے

ہے وقت مدد یا محی الدین پھر ہو احیاء دین متین
پھر فتح مبین کا اڑے پرچم شیئًا لِلّٰہ شیئًا لِلّٰہ
ہے عبد علیم صدیقی، وابستہ دامان قدسی
ہاں صدقہ اجداد کرم شیئًا! لِلّٰہ شیئًا لِلّٰہ (۱۶)

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ و

ذریتہ واولیاء اُمتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔



حوالہ جات

۱) علامہ شاہ محمد عبد العلیم صدیقی قادری: مرزائی حقیقت کا اظہار، مطبوعہ ورلڈ اسلامک مشن پاکستان کراچی ۲۰۰۷ء، ص ۲

۲) ارشاد احمد علیمی، مرزا: حیات علیم رضا مطبوعہ ساہیوال ۱۹۸۰ء ص ۲۵۔۲۶

۳) ارشاد احمد علیمی، مرزا: حیات علیم رضا مطبوعہ ساہیوال ۱۹۸۰ء ص ۵۶

۴) دیکھئے: خلیل احمد رانا: مبلغ اسلام علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی قادری مطبوعہ کراچی ۱۹۹۴ء ص ۳۰۔۳۳

۵) ایضاً۔۔۔ص ۳۵

۶) سہ ماہی ''انوارِ رضا'' جوہر آباد حضرت سفیر اسلام نمبر ۲۰۱۱ء، ص ۳۵

۷) یٰسین اختر مصباحی، مولانا: امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں مطبوعہ کراچی ۱۹۷۷ء ص ۷۹۔۸۰

۸) تفصیل کے لیے دیکھئے:
محمد عبد العلیم صدیقی القادری، مولانا: آئینہ قادیانیت (ترتیب: محمد احمد صدیقی پروفیسر)
مشمولہ: عظیم مبلغ اسلام (خصوصی مجلہ) مطبوعہ کراچی ۲۰۰۳ء ص ۴۶۔۵۴
نگران اعلیٰ: فریدہ احمد صدیقی، محترمہ ڈاکٹر)

۹) ضیائے حرم لاہور۔ ماہنامہ، تحریک ختم نبوت نمبر دسمبر ۱۹۷۴ء ص ۴۳

۱۰) سہ ماہی ''انوارِ رضا'' جوہر آباد حضرت سفیرِ اسلام نمبر ۲۰۱۱ء، ص ۱۰۶

۱۱) سہ ماہی "انوار رضا" جوھر آباد حضرت سفیرِ اسلام نمبر ۲۰۱۱ء ص ۲۳۸

۱۲) اللہ وسایا، مولانا: احتساب قادیانیت جلد ۴۸ مطبوعہ لاہور ۲۰۱۲ء ص ۴

۱۳) محمد عبد العلیم صدیقی القادری، مولانا: مرزائی حقیقت کا اظہار مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء ص ۱۲۹_۱۳۰

۱۴) ایضاً۔۔۔۔ص ۱۲۷_۱۲۸

۱۵) عظیم مبلغ اسلام (خصوصی مجلہ) مطبوعہ کراچی ۲۰۰۳ء ص ۲۶

۱۶) محمد عبد العلیم صدیقی القادری، مولانا: ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حصہ اول مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء ص ۱۳۳

رب کا فضل ہوا آئی رحمت کی صدا
خاتم الرسل شفیع امم رونقِ جہاں آگئے
اللہ اللہ مہک اُٹھی گلشن توحید کی فضا
عرب و عجم کی بہارِ گلستان آگئے
وادیٔ ظلمت میں اب نورِ محمدی چمک اُٹھا
روحِ کائنات قرار دل و جان آگئے
جنھیں اللہ نے تاجِ ختمِ نبوت کا مالک بنادیا
وہ خاتم الانبیاء وہ میرِ کارواں آگئے
آدم سے چلا جو سلسلہ انہی پہ آکے ختم ہوا
امام الھدیٰ حبیبِ خدا وہ سرورِ کون و مکاں آگئے
پیغامِ توحید کو کمال ملا بابِ نبوت بند ہوا
کہ نبیوں کے سردار سیاحِ لامکاں آگئے
اب تا قیامِ قیامت انہی کا ہو گا چرچا
کتابِ ہدایت جن کو ہوئی عطا وہ مالکِ زمین وزماں آگئے
میرے اللہ فرمانؔ کو بھی ملے یہ مژدۂ جانفزا
خوشی مناؤ تیرے گھر میں رحمتِ دوجہاں آگئے

مولانا حافظ فرمان علی (مدرس جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ)

ماہنامہ الحقیقہ (شکرگڑھ نارووال)

تحفظ ختم نبوت نمبر

جلد اوّل

جلد دوم

حسب الارشاد: علامہ پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

زیر نگرانی: پیر سید صابر حسین شاہ بخاری (مدیر اعلیٰ ماہنامہ الحقیقہ)

ترتیب و تدوین: ظفر محمود قریشی

(مدیر منتظم سہ ماہی "البرہان الحق" واہ کینٹ)

ناشر

تحریک شیرانِ اسلام پاکستان

عنقریب منصہ شہود پر جلوہ گر ہو رہا ہے

تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے
مصنف کے دیگر مقالات

- پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہ میں فتنہ قادیان
- خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور وظائف اولیاء
- عقیدہ ختم نبوت اور نعت
- علامہ پیر سید عبد اللہ شاہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور ردّ قادیانیت
- دیوان سید آل رسول علی خاں اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور تحفظ ختم نبوت
- پیر سید غلام محی الدین گیلانی قبلہ بابو جی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور تحریک ختم نبوت
- علامہ پیر سید محبوب شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور تحریک ختم نبوت
- علامہ پروفیسر محمد حسین آسی رحمۃ اللہ علیہ اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت
- طارق سلطان پوری رحمۃ اللہ علیہ اور عقیدہ ختم نبوت
- علامہ قاضی عبد السبحان کھلابٹی رحمۃ اللہ علیہ اور مرزائیوں سے تین مناظرے
- تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور اٹک کے سُنّی علمائے کرام
- عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں سُنّی صحافت کا کردار
- ''تحفظ ختم نبوت نمبر'' ناگزیر تھا

بزم رضا
جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن
کامرہ کینٹ ضلع اٹک